

125897- آخری تشہد بھول گیا اور سلام پھیر دیا۔

سوال

ایک شخص آخری تشہد کے لئے نماز میں بیٹھا اور تشہد کے الفاظ بھول گیا، تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

آخری تشہد پڑھنا اور آخری تشہد میں بیٹھنا نماز کے دو الگ الگ رکن ہیں، ان کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوگی۔

چنانچہ ”زاد المستقنع“ میں نماز کے ارکان بیان کرتے ہوئے مصنف کہتے ہیں: ”آخری تشہد پڑھنا اور بیٹھنا [بھی نماز کے ارکان میں شامل ہیں]“

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی شرح میں کہتے ہیں:

”مصنف نے کہا: آخری تشہد پڑھنا، یہ نماز کا دسواں رکن ہے، اس کی دلیل سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہم پر تشہد فرض ہونے سے پہلے ہم کہا کرتے تھے: ﴿السلام علی اللہ من عبادہ، السلام علی جبرائیل و میکائیل، السلام علی فلان و فلان﴾۔ [اس حدیث کو دار قطنی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے] (اس حدیث میں دلیل یہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کہہ رہے ہیں کہ تشہد فرض ہونے سے پہلے ہم یہ کہا کرتے تھے۔

اگر کوئی اعتراض کرنے والا کہے کہ: تو پھر پہلے تشہد کے بارے میں کیا کہیں گے؟ وہ بھی تو تشہد ہے! لیکن پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سہو کے ساتھ پہلے تشہد کی کمی کو پورا کیا ہے، حالانکہ سجدہ سہو کے ذریعے کسی صرف واجبات کی ہوتی ہے، تو پھر آخری تشہد بھی پہلے تشہد کی طرح ہوا؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ: ہم یہ کہیں گے کہ: نہیں؛ بات ایسے نہیں ہے اس لیے کہ اصل یہ ہے کہ دونوں تشہد ہی فرض ہیں، تاہم پہلا تشہد سنت سے ثابت شدہ عمل کی بنا پر فرضیت سے خارج ہو گیا؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تشہد کی کمی کو سجدہ سہو کے پورا فرمایا، اس لیے آخری تشہد اپنی اصلی کیفیت یعنی رکنیت پر باقی رہا۔

مصنف کا یہ کہنا کہ: ”تشہد کے لئے بیٹھنا“ تو یہ نماز کا گیارہواں رکن ہے، یعنی آخری تشہد کے لئے نماز میں بیٹھنا رکن ہے، چنانچہ اگر بالفرض کوئی شخص سجدے سے سیدھے کھڑے ہو کر قیام کی حالت میں تشہد پڑھے تو یہ کفایت نہیں کرے گا؛ کیونکہ اس نے ایک رکن ترک کر دیا ہے اور وہ ہے تشہد کے لئے بیٹھنا، اس لیے اس پر قعدہ [تشہد کے لئے بیٹھنا] ضروری ہے، نیز تشہد کو لازمی طور پر اسی کے دوران پڑھنا ہے؛ کیونکہ مصنف نے اس قعدہ کو تشہد کی اضافت کے ساتھ ہی ذکر کیا ہے؛ تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ تشہد بھی لازمی طور پر قعدہ کے دوران ہی پڑھنا ہے۔“ ختم شد

”الشرح الممتع“ (3/309)

دوم:

نماز کے ارکان میں سے کوئی رکن اگر نمازی بھول جائے تو اس بارے میں اصول یہ ہے کہ وہ اس رکن کو بجالائے وگرنہ اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔

الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

”ارکان بھی واجب ہوتے ہیں بلکہ واجبات سے بھی زیادہ تاکید رکھتے ہیں، تاہم ارکان اور واجبات میں تفریق اس طرح ہو سکتی ہے کہ واجبات سوکی بنا پر ساقط ہو جاتے ہیں اور ان کی کسی سجدہ سوکے ذریعے پوری ہو سکتی ہے جبکہ ارکان ساقط نہیں ہوتے؛ اسی لیے جس شخص کا کوئی رکن رہ جائے تو اس کی نماز رکن کے بغیر نہیں ہوگی۔“

ایک اور مقام پر کہتے ہیں:

”ارکان سجدہ سوکی وجہ سے پورے نہیں ہوتے اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت نماز ظہر یا عصر میں دو رکعتیں ادا کر کے سلام پھیر دیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹ جانے والی بقیہ نماز کو پورا فرمایا اور سجدہ سو بھی کیا، تو اس سے معلوم ہوا کہ ارکان سوکی بنا پر ساقط نہیں ہوتے، انہیں بجالانا ضروری ہوتا ہے۔“ ختم شد
”الشرح الممتع“ (3/315، 323)

اس بنا پر:

جو شخص آخری تشهد بھول کر سلام پھیر دے تو اگر سلام پھیرے ہوئے زیادہ وقت نہیں گزرا تو وہ بیٹھ جائے اور تشهد پڑھ کر سلام پھیرے، اور پھر سجدہ سو کرے اور پھر دوبارہ سلام پھیرے، لیکن اگر سلام پھیرے ہوئے زیادہ وقت گزر جائے تو نماز دوبارہ دہرائے گا۔

واللہ اعلم